خطاب خواجه خلیل الرحمٰن

بعد بیعت شریف

حضرات جس جگه انگلی رکھی هے وهاں دل هے ۔ اسکے اندر هر وقت خیال هووے ۔ جس طرح پیاسے کو هر وقت پانی کا انتظار رهتا هے ۔ اسی طرح دل میں هر وقت انتظار هو اور اللّٰه کی یاد هو ۔ گویا که میری دل ذکر کر رهی هے اللّٰه اللّٰه اللّٰه ...

اس ذکر کو خیالی بهی کهتے هیں ۔ اس ذکر کو موهومی بهی کهتے هیں ۔ اسی تخیّل میں اسی تصوّر میں دل کے اندر اللّٰه تعالیٰ کی محبت پیدا هو جاتی هے ۔ یعنی بداحت نهیں ۔ یعنی وه حقیقت بدیح هو جاتی هے ۔ جو خود وه لطیفے ذکر کرنے لگتے هیں ۔

اور یاد رکهو قلب کے دو قسم هیں ۔ ایك قلب لحمیه هے دوسری قلب لطیفه ربانیه هے یاد رکهنا ۔ اور قلب جو لحمیه هے وه صنوبری شکل پر هے ۔ اور وه بائیں طرف گری هوئی هے الٹی کی هوئی هے ۔

قلب کی حالت بدلتی رهتی هے ۔ انسان کی حالت بهی بدلتی رهتی هے ۔ کبهی انسان نیك هوتا هے کبهی بد هوتا هے ۔ دار و مدار انسان کے قلب کے کے تغیر و تبدل پر هوتا هے ۔ اسی دل کے اندر ایك جان پیدا هو جاتی هے ۔ جو تمام وجود کے اندر سرایت کر جاتی هے ۔

دوسری قلب لطیفه ربانیه هے ۔ اسکا الحاق هے اُس کے ساتھ ۔ وه لاحق هے یاد رکهنا ۔ اور انسان کے علوم اور انسان کے معارف اور تحصیر علوم کا موقوف علیه کیا هے لطیفه ربانیه هے ۔ نماز اور احکام الٰهیه جڑے هوئے هیں مشروط هیں لطیفه ربانیه سے نا که قلب لحمیه سے ۔

جو قلب لحمیه هے اس میں جان پیدا هوتی هے وه مخزن ظرف جان هے ۔ اور جو قلب لطیفه ربانیه هے وه ظرف ایمان هے ۔ اگر قلب لحمیه هلاك هوجائے تو جان هلاك هو گئی ۔ اگر لطیفه رحمٰنیه کے اندر کوئی بربادی آجائے تو زوال ایمان هے ایمان ضایع هو گیا ۔

بهائیو یاد رکهو هر وقت دل کے اندر یه خیال رکهو که میری دل پکار رهی هے

DARGHAH RAHMATPUR SHAREEF LARKANA

طریقه نقشبندیه عالیه میں یاد ذکھو ذکر بھی خیالی توجه بھی خیالی ۔ شیخ اپنے خیال سے توجه دیتا ھے ۔ اس طریقے کا نام نقشبندیه بھی ھے ۔ انعکاسیه بھی ھے ۔ شیخ کی توجه سے فیض مرید کے قلب پر منعکس ھوتا رھتا ھے ۔ اور ھر وقت پیر کے حالات رنگون رنگین سے مرید منسلك ھوتا رھتا ھے ۔ اسکا قلب رنگتا رھتا ھے بذریعه رابطه ۔ جس مرید کو اپنے پیر کے ساتھ رابطه ھے ۔ رابطے کے ذریعے سے جو حالات الوانات رنگو رنگ اس پیر کے دل پر وارد ھوتے ھیں ۔ مرید کے دل کے اندر وہ حالات رنگینیاں بذریعے رابطه منعکس ھوتے رھتے ھیں ۔

اب توجه بھی خیالی اور ذکر بھی خیالی ۔ شیخ خیال سے توجه فرما رھے ھیں ۔ اس ذکر کو خیالی بھی کھتے ھیں ۔ توھمی بھی کھتے ھیں ۔ تصوری بھی کھتے ھیں ۔ اور خیال کیسا ھووے که اللّٰہ اللّٰہ ...

خیال سے ھووے زبان خیال سے ۔ کیوں که ذکر کی معنیٰ یه ھے ما یتلفظ به الانسان ۔ ذکر کا معنیٰ ھے تلفظ کرنا ۔ اور یھاں قلب کا ذکر کیسا ۔ یعنی قلب کا فکر ھونا چاھئے تخیل ھونا چاھئے تصور ھونا چاھئے اللّٰہ ۔ اور معنیٰ کا بھی ساتھ ساتھ خیال ھووے ۔ اللّٰہ وہ ذات ھے جامع صفات کمالات ھے ۔ اور ھر عیب اور نقص حدوث سے وہ ذات پاك ھے ۔ اس معنیٰ کا خیال بھی ھووے ۔ ھر وقت دل میں تخیل ھووے اللّٰہ ۔ ھاتھ کام کی طرف دل پروردگار کی طرف ۔

یه دل مردہ ھے ۔ یه حضرات اولیاء کی بڑی کرامت ظاھرہ ھے ۔ جو اسکی توجه سے اسکی برکت سے یه مردہ دل زندہ ھوجاتے ھیں ۔

ایك مثال پیش کرتا ھے یه بندہ ۔ که حضرت موسیٰ علیه السلام کو اللّٰہ تعالیٰ نے معجزہ عطا فرمایاتھا ۔ عصیٰ کو ھاتھ سے پکڑیں ۔ ھاتھ میں وہ عصاھوتا تھا ۔ جب پھینك دیتے تو اژدھا بن جاتا تھا ۔ ھاتھ میں وہ عصاھے ۔ جب پھینك دیتے جس وقت منکرین کو دکانے کے لئے ۔ اپنا معجزہ ظاھر کرنے کے لئے اژدھا بن جاتا تھا ۔ تھی تو وہ لکڑی ۔ سمجھو عصاھے ھاتھ میں ۔ مگر جب اسے پھینکتے تھے ۔ وہ عصا اژدھابن جاتا تھا ۔ جب دوبارہ پکڑتے تھے عصیٰ کا عصیٰ بن جاتا تھا ۔

DARGHAH RAHMATPUR SHAREEF LARKANA

حضرت رب العالمین تعالیٰ شانہ' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اتنی قدرت عطا فرمائی تھی ۔ عصیٰ کی جو جسمانیت ہے وہ لائق روحانیت کے نہیں ۔ عصیٰ کا جسم جو ہے وہ لائق جان نہیں ۔ آپ اس کو پھیکتے وہ جاندار بن جاتا تھا ۔ اژدھا بن جاتا تھا اور چلتا تھا ۔

یاد رکھنا اللّٰہ والوں کا کمال یہ ہے جس وقت قلب پر ھاتھ رکھتے ہیں ۔ قلب پر اشارہ کرتے ہیں ۔ اس قلب کے اندر جان پیدا ہو جاتی ہے ۔ یہ قلب زندہ ہو جاتی ہے۔ مردہ دل زندہ ہو جاتی ہے ۔

سب کرامات ایک طرف ۔ اگر مردے کو کوئی ولی اللّٰہ کھڑا کر دیوے آخر پھر مرجائے گا ۔ اس قلب پر اگر کسی بزرگ کی توجہ ہو جائے خدا کی قسم قیامت تك زندہ رہے گا ۔

یورث الحیات الحقیقت لا فناء لہا ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو ذکر کرتا ہے وہ مثل زندہ کے ہے ۔ جو ذکر نہیں کرتا مثل مردے کے ہے ۔

DARGHAH RAHMATPUR SHAREEF LARKANA